OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

وسطی پنجاب کی خانقاہوں پر محکمہ اوقاف کی عمل داری کے دینی و علمی اثرات

Religious and Academic Effects of the Department of Awqaf on the Monasteries of Central Punjab

Sarfraz Ahmad Javed
Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, G.C University, Faisalabad
Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, G.C University, Faisalabad

Abstract

Ihsan (احسان) is an Arabic term meaning goodness or excellence, When the Prophet (PBUH) was asked about Ihsan he replied: "It is to worship Allah as though you see Him, and though you do not see Him, you know that He sees you." Mysticism, which through belief and practice helps Muslims attain nearness to Allah by way of Ihsan with personal experience. While structures vary greatly between different Sufi orders, the basic components are that of the murshid, the spiritual guide, and the murid, a follower who pledges allegiance, Bayah, to the murshid. These spiritual guides derive their authority and legitimacy from a chain of successive tutelage and instruction, Silsilah, which through continuous generations may reach back to a prominent saint or mystic. The role of the murshid is to act as a facilitator to the murid, instructing them on how to experience the Ihsaan in worship. Muslim Sufis have played an important role in social as well as in spiritual wellbeing of the community. They established Sufi Khankahs for religious education and spiritual purification of their followers. The basic purpose of these Khankahs

CC BY

to inject in community: Fear of Allah, trust of Allah, strict abhorrence of sharia and discipline. Pakistani government has taken direct control some of these Khankahs by establishing the department of Ministry of Auqaf. In this article the impact of Auqaf will be analysis on selected Sufi Khankahs of central Punjab in social, economic and political aspect.

Key Words: Sufi, Effects, Religious and Academic, Awqaf, Central Punjab

تمہید

پنجاب صوفیاء کرام کی سرزمین ہے۔ یہ سرزمین عالمی شہرت کے حامل بزرگانِ دین کا مسکن رہی ہے۔[1] اس سلسلہ میں جو نام سب سے معتبر ہے وہ حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویری(م:۱۰۷۳ء) رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جنہوں نے سلطان محمود غزنوی(م: ۱۰۴۱ء) کے حملے کے بعد لاہور کو اپنا مستقل مسکن بنایا اور اپنی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور سربلندی کے لیے وقف کر دی۔[2] لاہور وسطی پنجاب کا سب سے اہم اور بڑا شہر ہے۔ یہ صوبائی دارالحکومت بھی ہے وسطی پنجاب کے دیگر اضلاع میں قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، نارووال، حافظ آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد، وہاڑی، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور پاک پتن شامل ہیں۔[3]

وسطی پنجاب کی معروف صوفی خانقاہیں

۱۔ قادری خانقاہیں

وسطی پنجاب میں چاروں بڑے سلاسل اولیاء کی خانقاہیں موجود ہیں چنانچہ مشہور قادری خانقاہوں میں خانقاہ حضرت سید محمود حضوری(م: ۱۵۳۵ء) لاہور، حضرت سید محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۵۵۲ء)، حضرت موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۵۷۸ء) لاہور، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۶۳۵ء) لاہور، حضرت شاہ چراغ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۶۵۸ء)، حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۷۲۸ء) لاہور اور حضرت بابا بُلھے شاہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۷۵۸ء) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[4]

۲۔ چشتی خانقاہیں

معروف چشتی خانقاہوں میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۲۶۵ء)، حضرت امام علی الحق سیالکوٹی(م: ۱۲۸۷ء)، حضرت بدرالدین اسحاق پاکپتن(م: ۱۲۹۱ء)، خواجہ علاؤالدین موج دریا پاکپتن(م: ۱۳۲۰ء) اور حضرت خواجہ حسام الدین پاکپتن(م: ۱۳۳۵ء) کے نام آتے ہیں۔[5]

۳۔ سہروردی خانقاہیں

سہروردی صوفیاء میں حضرت سید موسیٰ آہن گر لاہوری(م: ۱۵۱۹ء)، حضرت سید جھولن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ(م: ۱۵۹۴ء)، سید عبدالرزاق نیلا گنبد لاہور(م: ۱۶۳۸ء)، حضرت شاہ جمال سہروردی(م: ۱۶۳۹ء) لاہوری اور حضرت شیخ حافظ اسماعیل المعروف حضرت میاں وڈا(م: ۱۶۷۴ء) نمایاں طور پر قابل ذکر ہیں۔[6]

۴۔ نقشبندی خانقاہیں

نقشبندی صوفیاء کی زیادہ تر خانقاہیں سرہند شریف (ہندوستان) اور آزاد کشمیر (پاکستان) میں موجود ہیں۔ وسطی پنجاب میں اس سلسلہ کے صوفیاءمیں حضرت شیخ طاہر لاہوری (م: ۱۶۳۰ء)، حضرت خواجہ خاندنا محمود ایشان رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۶۴۲ء)[7]، حضرت میاں رحمۃ اللہ علیہ شیر محمد شرقپوری (م:۱۹۲۸ء)، پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۹۵۱ء) اور حضرت میاں غلام اللہ (م:۱۹۵۷ء) زیادہ نمایاں ہیں۔[8]

۵۔ متفرق خانقاہیں

درج بالا خانقاہوں کے علاوہ وسطی پنجاب میں چند خانقاہیں ایسی بھی ہیں جو چہار سلاسل سے پہلے کے صوفیاء ہیں اور پنجاب میں ان کا ورود قدیم ترین تصور کیا جاتا ہے۔ مصنف Sufism its saints & Surines کے مطابق نہ صرف پنجاب بلکہ پورے بر صغیر کے قدیم ترین اولیاء حضرت بی بی پاکدامناں رحمۃ اللہ علیہ (۸۱۔ ۶۸۰)، حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۲۰۔ ۱۹ء) اور حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۰۷۳ء) ہیں۔[9] جبکہ تذکرہ صوفیائے پنجاب کے مصنف کے مطابق سب سے پہلے صوفی جو پنجاب میں داخل ہوئے وہ حضرت شیخ سیف الدین (م:۱۰۰۷ء) اُچ شریف والے تھے۔[10] کچھ سکالرز کے خیال میں پنجاب میں وارد ہونے والے سب سے پہلے صوفی حضرت شیخ اسماعیل شاہ بخاری لاہوری (م:۴۴۸ھ) ہیں۔[11] اسی طرح حضرت سخی سرور (م:۱۱۸۱ء) ڈیرہ غازی خاں والے کے والد محترم حضرت زین العابدین کو بھی پنجاب کے اولین صوفیاء میں شمار کیا جاتا ہے۔[12] جبکہ دیگر مؤرخین حضرت میراں حسین زنجانی (م:۱۰۰۵ء) کے پنجاب میں ورود کو حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویری سے بھی قبل شمار کرتے ہیں۔[13]

محکمہ مذہبی امور و اوقاف

(The West Pakistan Waqf Properties Ordinance 1959)

پاکستان میں ویسٹ پاکستان وقف پراپرٹیز آرڈی نینس ۱۹۵۹ء(The West Pakistan Waqf Properties Ordinance 1959) کے ذریعے یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو محکمہ اوقاف کا قیام عمل میں آیا۔14 اس آرڈی نینس میں وقف آمدن کے مصرف کے دیگر طرق بیان کیے گئے ہیں۔ یہ آرڈی نینس فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں (م: ۱۹۷۴ء) نے جاری کیا تھا۔[15] ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان میں وفاقی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو (م:۱۹۷۹ء) نے فیڈرل کنٹرول ایکٹ ۱۹۷۶ء کے تحت تمام وقف املاک کو سرکاری تحویل میں لے لیا۔[16] وفاقی سطح پر ایڈمنسٹریٹر جنرل آف پاکستان (Administrator General of Pakistan) جبکہ صوبائی سطح پر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف مقرر کیے گئے۔ یہ تجربہ چونکہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکا اس لیے اوقاف فیڈرل کنٹرول ایکٹ ۱۹۷۹ء کے ذریعے تمام وقف املاک کو صوبائی حکومتوں کی تحویل میں دے دیا گیا۔ صوبہ پنجاب میں محکمہ اوقاف کے انتظام و انصرام کے لیے وقف پراپرٹیز آرڈی نینس ۱۹۷۹ء (Waqf Properties Ordinance 1979) جاری کیا گیا۔[17] یہ آرڈی نینس ۱۴/اپریل ۱۹۷۹ء کو گورنر پنجاب نے جاری کیا۔ اس آرڈی نینس میں وقف پراپرٹی کا مقصد متولی کے اختیارات، مسلم اور نان مسلم وقف، وقف علی الاولاد، وقف پراپرٹی کا لیز (Lease) اور دیگر امور بیان کیے گئے ہیں۔[18]

محکمہ اوقاف پنجاب کی تشکیلِ نو

ابتدائی چودہ سال تک محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب سابقہ تنظیمی ڈھانچے کے تحت کام کر تارہا۔ تاہم اس کی تشکیلِ نو کی زیادہ ضرورت ۱۹۹۳ء میں محسوس کی گئی جس کے تحت درج ذیل چھ ڈائریکٹوریٹ کی تشکیل عمل میں آئی۔

۱۔ ڈائریکٹوریٹ مذہبی امور ۲۔ ڈائریکٹوریٹ ایڈمنسٹریشن

۳۔ڈائریکٹوریٹ اسٹیٹ ۴۔ڈائریکٹوریٹ پراجیکٹس
۵۔ڈائریکٹوریٹ فنانس ۶۔ڈائریکٹوریٹ ہیلتھ[19]

۲۰۰۲ء میں محکمانہ دائرہ کار میں وسعت کے پیشِ نظر انتظامی امور کے لیے نئے قوانین وضع کیے گئے چنانچہ ۱۸؍اگست ۲۰۰۲ء کو گورنر پنجاب نے وقف پراپرٹیز آرڈی نینس ۱۹۷۹ء کے سیکشن ۲۵ کے تحت پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز ۲۰۰۲ء(Punjab Waqf Properties Administration Rules 2002) جاری کیا۔ یہ رولز نوٹی فکیشن نمبر No. US(G) 3-82/A/93 dated 18-06-2002 کے تحت جاری کیے گئے۔[20] ان قوانین میں چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے اختیارات، مینجر کی تقرری، امور مذھبیہ کمیٹی کا تقرر اور وقف پراپرٹی کے Lease پر دینے کے اور دیگر طریق کار بیان کیے گئے ہیں۔[21] نیز محکمہ اوقاف پنجاب کو محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب سے موسوم کر دیا گیا اور ساتھ ہی ڈائریکٹوریٹ مذہبی امور کو ڈائریکٹوریٹ جنرل مذہبی امور کے طور پر اپ گریڈ کر دیا گیا۔[22]

محکمہ اوقاف کے قیام کے مقاصد

محکمہ اوقاف کے قیام کے پس پردہ جو مقاصد کارفرما تھے ان میں وقف پراپرٹیز کا بہترین انتظام و انصرام، اسلامی علوم کی اشاعت اور اولیائے کرام کی تعلیمات کا فروغ شامل تھا چنانچہ اس ضمن میں ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور و اوقاف پنجاب ڈاکٹر طاہر رضا بخاری یوں رقم طراز ہیں کہ: ”وقف پراپرٹیز آرڈی نینس ۱۹۵۹ء کے تحت یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو محکمہ اوقاف قائم کیا گیا جس کا مقصد وقف املاک کی بہتر دیکھ بھال اور ان سے حاصل شدہ آمدن کو تبلیغ دین، علومِ اسلامیہ کی تحقیق و اشاعت، صوفیاء اور اولیاء کی تعلیمات کے فروغ اور دیگر سماجی اور فلاحی کاموں پر صَرف کرنا تھا۔“[23]

محکمہ اوقاف کا دائرہ کار

۱۔ محکمہ اوقاف پنجاب کے چونتیس محکموں میں ایک نہایت اہم محکمہ ہے اس کے زیرِ تحویل صوبہ پنجاب کے ۵۰۰ سے زائد مزارات اور ۵۰۰ سے زائد مساجد ہونے کے ساتھ ساتھ چھہتر ہزار ایکڑ زرعی زمین بھی ہے۔ اس زرعی زمین کے مالکانہ حقوق بھی محکمہ کے پاس ہیں۔ اس کا سالانہ بجٹ ۲۰۱۲ء۔۲۰۱۳ء ایک ارب، ۲۹ کروڑ، ۱۵ لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔[24]

۲۔ محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ صوبہ بھر میں موجود کسی بھی وقف پراپرٹی، خواہ مسجد ہو، مدرسہ ہو، مزار ہو، قبرستان ہو یا دیگر وقف پراپرٹیز کو بذریعہ نوٹی فکیشن اپنی تحویل میں لے سکتا ہے۔[25]

۳۔ نوٹی فکیشن نمبر No. US(G) 3-82/A/93 کے تحت چیف ایڈمنسٹریٹر پنجاب کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ:

"The Chief Administrator may settle, or refuse to settle, or return for consideration any scheme submitted to him under sub role (I), or may call for such further details or information about the scheme; or direct such further examination of the scheme as he may consider necessary."[26]

”چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف سب سیکشن(۱) کے تحت اپنے پاس بھیجی گئی کسی بھی سکیم کو قبول یا مسترد کر سکتا ہے یا سکیم کے بارے میں مزید تفصیل یا معلومات مانگ سکتا ہے یا سکیم کے متعلق ہدایات جاری کر سکتا ہے جنہیں وہ ضروری سمجھتا ہو۔“

۴۔ علاوہ ازیں چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مساجد اور مزارات پر منعقد ہونے والی دینی تقریبات کی خوش اسلوبی سے ادائیگی کے لیے امورِ مذھبیہ کمیٹی کا تقرر بھی کر سکتا ہے۔[27]

۵۔ محکمہ کا سربراہ دور دراز کے چھوٹے مزارات کو جہاں آمدن کم ہوتی ہے سالانہ ٹھیکے کی بنیاد پر دے سکتا ہے۔[28]

ذیل میں محکمہ مذہبی امور و اوقاف کے زیرِ تحویل معروف صوفی خانقاہوں پر محکمہ اوقاف کے دینی اور تعلیمی اثرات کا مطالعہ پیشِ خدمت ہے۔

دینی اثرات

۱۔ باقاعدہ ڈائریکٹوریٹ مذہبی امور کا قیام

محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے دینی امور کی بطریق احسن بجا آوری کے لیے ایک باقاعدہ منظم ادارہ تشکیل دیا ہے جسے "ڈائریکٹوریٹ جنرل مذہبی امور" کہا جاتا ہے۔ ابتداء میں اس ادارہ کے زیرِ اہتمام ۴۱۸ مساجد، ۴۰۰ مزارات اور ۵۷ دینی مدارس تھے۔[29] بلکہ عصری تعلیم کے سکول، فنی تعلیم کے ادارے، رویت ہلال، حج اور دیگر مذہبی امور کے ادارے اس کے علاوہ ہیں۔[30] بعد ازاں قومی اور بین الاقوامی حالات میں تبدیلی کے پیشِ نظر اس کا دینی، علمی اور عملی دائرہ کار وسیع تر ہوتا گیا جس کی وجہ سے پنجاب قرآن بورڈ، سیرت اکیڈمی، قرآن کمپلیکس، ایوان صوفیاء، متحدہ علماء بورڈ، ماڈل دینی مدارس اور داتا گنج بخش یونیورسٹی، ایسے ادارے اس کے اشتراک عمل سے وجود میں آئے۔ "ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور" درج بالا تمام اداروں کی دینی و انتظامی ضروریات اور خدمات نہایت احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے۔[31]

۲۔ تمام مسالک کا نمائندہ ادارہ

عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ ادارہ اہلِ سنت و جماعت کے دینی اداروں خصوصاً مزارات اور گلّے (Cash boxes) تک محدود ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ ادارہ ملک کے چاروں مکاتبِ فکر (سنی، دیوبندی، اہلِ حدیث اور اہلِ تشیع) کا مشترک اور نمائندہ ادارہ ہے۔ ادارہ ہذا کے زیرِ تحویل وزیرِ انتظام اہلِ سنت بریلوی مکتبہ فکر مساجد کی تعداد ۲۷۱، دیوبندی مکتبہ فکر کی ۱۳۱، اہلِ حدیث کی ۱۲ جبکہ اہل تشیع مکتبہ فکر کی ۴ مساجد ہیں۔[32]

۳۔ اغلاط سے پاک قرآن مجید کی طباعت

محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے اغلاط سے پاک قرآن مجید کی طباعت کے لیے نہایت احسن اقدامات کیے ہیں۔ اس کے لیے باقاعدہ شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں جن میں شعبہ رجسٹریشن اور شعبہ ناشرین قرآن نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ شعبہ رجسٹریشن کسی فرد یا فرم کو بطور ناشر رجسٹر کرتا ہے پھر محکمہ اوقاف کے مقررہ بندوں سے پروف ریڈنگ (Proof Reading) کروائی جاتی ہے تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے۔ اس وقت ناشرین کی تعداد ۱۶۰ جبکہ پروف ریڈرز کی تعداد ۴۷ سے زیادہ ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جارہا ہے کہ قرآن مجید کی طباعت بالکل صحیح ہو اور غلطی کا شائبہ تک نہ رہے۔[33]

۴۔ قرآنی تعلیمات کی اشاعت

قرآنی تعلیمات کی اشاعت اور اس کی اصل روح کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے محکمہ اوقاف نے ایک باقاعدہ ادارہ تشکیل دیا ہے۔ جسے "پنجاب قرآن بورڈ" کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ تعلیمی اور تربیتی اداروں میں قرآن حکیم کی تعلیمات کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید پر ریسرچ اور اس کے پیغام کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے نیز قرآن لائبریریوں کا قیام اور تحصیل، ضلع اور ڈویژن لیول تک قرآن میوزیم اور قرآن محل کی تعمیر میں بھی پیش پیش ہے۔[34]

۵۔ سیرت النبی ﷺ پر تحقیق و تدریس

حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر تحقیق اور تدریس کے لیے اپریل لاہور میں ایک انٹرنیشنل لیول کی سیرت اکیڈمی قائم کی گئی ہے جس کا مقصد تعلیماتِ سیرت النبی ﷺ کو جدید عصری تقاضوں کے پیش نظر دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے نیز سیرتِ طیبہ پر مغربی مفکرین اور مستشرقین کے اعتراضات کا ماخذ اسلامیہ کی روشنی میں مدلل اور مؤثر جواب دینا ہے۔ اس منصوبہ کے لیے ابتدائی طور پر چالیس کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی۔ علاوہ ازیں یہ اکیڈمی سیرتِ طیبہ پر اُردو اور پنجابی زبان میں تحقیق کے لیے باقاعدہ سالانہ مقابلہ جات، کتبِ سیرت اور نعت منعقد کرواتی ہے۔ جن کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہیں نیز یہ ادارہ سیرت کے حوالے سے تحقیقی موضوعات کے انتخاب، تحقیقی کتب کو ماہرینِ کتبِ سیرت سے مرتب کروانے اور سیرت پر پہلے سے موجود معیاری اور مستند کتب کی خریداری، اعزازی ترسیل اور اشاعت میں بھی پیش پیش ہے۔[35]

۶۔ مقدس اوراق کی حفاظت اور ری سائیکلنگ (Recycling)

محکمہ اوقاف کا ذیلی ادارہ "پنجاب قرآن بورڈ" مقدس اوراق کی حفاظت کے لیے نہایت پُرجوش طریقے سے سرگرمِ عمل ہے چنانچہ اس مقصد کے لیے کنویں (Wells) تعمیر کیے گئے ہیں اور ساتھ ہی زونز (Zones) اور ڈسٹرکٹ لیول پر قرآن محل تعمیر کیے گئے۔ ملازمین مہینے میں ایک یا دو دفعہ مقدس اوراق کو اٹھا کر درج بالا محفوظ مقامات میں منتقل کرتے ہیں۔[36] دوسرا مرحلہ ری سائیکلنگ ہے یعنی استعمال شدہ اشیاء کو دوبارہ استعمال میں لانا۔ متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا واضح فتویٰ موجود ہے کہ بوسیدہ قرآنی اوراق کو ری سائیکل (Recycle) کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا یہ دینی اور معاشی کارنامہ محکمہ اوقاف کی ترجیحات میں شامل ہے۔ صرف سال ۲۰۰۶ء میں پندرہ ہزار ٹن مقدس اوراق کی ری سائیکلنگ عمل میں لائی گئی ہے۔[37] جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

۷۔ درسی کتب میں شامل اسلامی مواد کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی درخواست پر محکمہ اوقاف کا ذیلی ادارہ "متحدہ علماء بورڈ" درسی کتب میں شامل اسلامی مواد کے مستند اور غیر مستند ہونے کی تحقیق کرتا ہے۔ نیز متنازعہ یا قابل اعتراض مواد کی نشاندہی بھی کرتا ہے اور اس کے بارے میں اپنی رائے بھی دیتا ہے۔ اس طرح پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ درسی کتب میں شامل مواد کے پبلک ہونے کی اجازت تب دے گا جب "متحدہ علماء بورڈ" اجازت دے گا۔ متحدہ علماء بورڈ اب تک ۴۰۰ سے زائد درسی کتب پر مستند و غیر مستند، درست، غلط، متنازعہ یا غیر متنازعہ ہونے کے بارے میں اپنی رائے دے چکا ہے۔ علاوہ ازیں متحدہ علماء بورڈ متن کے ساتھ ساتھ تراجم کو بھی دیکھتا ہے اور ان کے درست یا غلط ہونے کے بارے میں بھی اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔[38]

۸۔ مذہبی منافرت کا سدّباب

محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب محبت، اخوت، تحمل اور رواداری کا علمبردار ہے۔ اس ادارے نے بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ اور اشتعال انگیز لٹریچر کے سدّباب کے لیے نہایت اہم اقدامات کیے ہیں۔ اس معاملے میں اس کے ذیلی ادارہ "متحدہ علماء بورڈ" کی پالیسی ہے کہ "اپنے مسلک کو چھوڑو نہ اور دوسروں کے مسلک کو چھیڑو نہ" یہ اس پر سختی سے کاربند بھی ہے۔[39] اس کا کام مذہبی منافرت والے لٹریچر، تقاریر وغیرہ پر نظر رکھنا۔ اس کے بارے میں رائے دینا اور متنازعہ مواد پر مشتمل لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنا ہے۔[40] ۲۰۰۹ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۷۰ سے زائد متنازعہ کتب پر پابندی عائد کی جاچکی ہے۔[41] یہ بورڈ ابھی تک کل ۶۰۰ کتب پر اپنی رائے دے چکا ہے جن میں ۳۵۰ سے زائد کتب اور پمفلٹ وغیرہ پر پابندی کی سفارش کی جا چکی ہے۔[42] نیز فرقہ وارانہ کشیدگی کے اختتام کے لیے محکمہ ہذا کی "اتحاد بین المسلمین" کمیٹی بھی سرگرم عمل ہے۔[43]

۹۔ خدمتِ خلق میں پیش پیش

محکمہ اوقاف پنجاب خدمتِ خلق میں بھی نہایت جوش و خروش سے حصہ لے رہا ہے۔ ۹۵ بیڈ پر مشتمل داتا دربار فری ہسپتال تمام جدید سہولیات سے آراستہ ہے جس میں سالانہ ۵ لاکھ، ۷۴ ہزار ۵۰۰ مریضوں کا فری علاج کیا جاتا ہے۔ یہ طبی ادارہ سالانہ دو کروڑ ۸۰ لاکھ سے زائد رقم حفظانِ صحت پر خرچ کر رہا ہے۔[44] بڑے مزارات پر ہسپتالوں کے علاوہ پنجاب بھر سے محکمہ کے زیرِ اہتمام ۱۶ فری ڈسپنسریاں مصروفِ عمل ہیں جن میں بی بی پاکدامناں فری ڈسپنسری، حضرت مادھولال ڈسپنسری، میراں حسین زنجانی ڈسپنسری، حضرت غلام فرید کوٹ مٹھن ڈسپنسری، امام علی الحق سیالکوٹی ڈسپنسری اور ماڈل مسجد کمپنی باغ فری ڈسپنسری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔[45] مستحق بچیوں کی شادی میں مالی معاونت کے لیے بھی محکمہ نے قابلِ تحسین اقدامات اٹھائے ہیں۔ دربار حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے سالانہ ۶۰۰ مستحق دلہنوں کو جہیز کی مد میں ۲۰۰۰۰ روپے فی کس دیئے جاتے ہیں۔[46] "ہجویری رفیع جہیز کمیٹی" کی طرف سے ماہانہ ۲۵ غریب بچیوں کو مکمل جہیز پیکج دیا جاتا ہے۔[47] دربار حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے ہر سال ۱۵۰ لڑکیوں کی جہیز کی مد میں خدمت کی جاتی ہے۔[48] اسی طرح دربار حضرت بابا بلھے شاہ سے سالانہ درجنوں دلہنوں کو "علاقائی فنڈ" سے جہیز دیا جاتا ہے۔[49] خانقاہ پر آنے والے لوگوں کو کھانا کھلانا ہمیشہ سے صوفیاء کا وطیرہ رہا ہے۔ روزانہ دس ہزار لوگ خانقاہ حضرت علی ہجویری سے مفت کھانا کھاتے ہیں جن میں زیادہ تر لوگ غرباء، فقراء، معذور، مسافر اور دیہاڑی دار لوگ ہوتے ہیں۔ صرف کھانا کھلانے کا بجٹ یہاں ۱۴ کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہے۔[50] خانقاہ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے روزانہ تین ہزار لوگ مفت کھانا کھاتے ہیں۔[51] اسی طرح خانقاہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، شاہ رکن عالم اور حضرت بابا بلھے شاہ سے بھی ہزاروں لوگ روزانہ مفت کھانا کھاتے ہیں۔[52]

۱۰۔ متصوّفانہ دینی افکار کی ترویج و اشاعت

متصوّفانہ دینی افکار کی ترویج و اشاعت بھی محکمہ ہذا کے بڑے مقاصد میں سے ایک نہایت اہم مقصد ہے اس کے لیے ایک باقاعدہ ادارہ "مرکز معارف اولیاء" بنایا گیا ہے۔ اس مرکز کے تحت مجلہ معارف اولیاء متعارف کروایا گیا ہے جو تصوف کے حقائق و معارف اور بالخصوص حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہم (م: ۴۶۵ھ / ۱۰۷۲ء) کے احوال و افکار اور تعلیمات کا امین ہے اور ساتھ ہی جدید تقاضوں سے مزین "تصوف لائبریری" کا قیام اہم سنگِ میل ہے۔[53] تصوف کی تعلیمات کے لیے دوسرا بڑا ادارہ "ایوانِ صوفیاء" کا ہے جس میں صوفیانہ ادب کی خصوصی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔ یہ ادارہ شاہ چراغ چیمبرز کی قدیم عمارت میں واقع ہے۔ یہاں پر بھی تصوف کی کتب کے لیے الگ ایک بڑی لائبریری بنائی گئی ہے۔[54] تصوف کی دیگر کتب کی اشاعت کے ساتھ پنجاب کے نامور صوفیاء پر مجلہ معارف اولیاء کے خصوصی نمبرز بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔[55] علاوہ ازیں صوفیاء کی تعلیمات اور افکار کو عام کرنے کے لیے وسطی پنجاب کے بڑے بڑے مزارات پر قومی اور بین الاقوامی سطح کی سالانہ کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کیے جاتے ہیں جس میں عالم اسلام کے نامور محققین شرکت کرتے ہیں۔ ۱۶ سے ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۹ء کو یہاں ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا جس میں بھارت، عراق، افغانستان، ایران، یمن، تیونس اور پاکستانی علماء و محققین نے شرکت کی اور شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و تعلیمات پر گرانقدر مقالات پیش کیے۔[56] کانفرنس کا عنوان تھا "برصغیر میں اسلامی تہذیب کی تشکیل میں شیخ علی ہجویری کا کردار"۔

دینی اثرات پر تنقیدی نظر

۱۔ بغیر مسجد کے خانقاہ

مسجد ہمیشہ سے خانقاہ کا لازمی جزو رہی ہے لیکن محکمہ اوقاف کے زیرِ اہتمام خانقاہ حضرت پیر سید وارث شاہ (م: ۱۷۹۸ء) بمقام جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ مسجد کے بغیر ہے نمازوں کی ادائیگی کے لیے وارث شاہ کمپلیکس کی شمالی جانب کوریڈور میں دو

چھوٹی صفوں والی جگہ مخصوص کی گئی ہے جہاں پر ایک وقت میں بمشکل ۱۲ سے ۱۵ آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ محکمہ کے دینی نظام میں یہ ایک بہت بڑی خامی موجود ہے۔[57]

۲۔ روحانیت سے تجارت کی طرف

محکمہ اوقاف آمدن بڑھانے کے لیے نت نئے منصوبے ترتیب دے رہا ہے جس سے اس کی سالانہ آمدن میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ وقف عمارات صنعتوں کا درجہ اختیار کر چکی ہیں اور اس طرح روحانیت کے یہ مراکز تجارتی مراکز میں تبدیل ہو چکے ہیں۔[58]

۳۔ مسجد میں ڈانس

۸/ اگست ۲۰۲۰ء بروز جمعہ معروف تاریخی مسجد وزیر خاں لاہور کے احاطہ میں فلم کی شوٹنگ ہوئی جس میں اداکارہ صبا قمر اور بلال سعید پر ایک گانا فلمایا گیا اور میوزک کی تھاپ پر ان کے ناچنے کے سین فلمبند ہوئے اس طرح نہ صرف مسجد کا تقدس پامال ہوا بلکہ دینی اقدار کی دھجیاں اڑائی گئیں۔ مسجد وزیر خاں میں محکمہ اوقاف کا زونل دفتر بھی موجود ہے جہاں زونل ایڈمنسٹریٹر لیول کا بندہ دفتری امور کی انجام دہی کرتا ہے۔ اس طرح محکمہ کی ناک کے نیچے ڈنکے کی چوٹ پر غیر شرعی کام کیا گیا۔[59]

۴۔ سود خور محکمہ مذہبی امور

محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب نے وفاقی محکمہ مذہبی امور کے ساتھ مل کر ۲۰۱۸ء میں حجاج کرام سے ۲۱ کروڑ روپے سود کمایا یا اس سال ۳لاکھ ۴۷ ہزار ۷۸۵ پاکستانیوں نے حج کی درخواستیں جمع کروائیں اور ساتھ رقم بھی۔ جن حجاج کی درخواستیں قبول نہ ہوئیں ان کی اصل رقوم واپس کر دی گئیں جبکہ سود وزارت مذہبی امور نے رکھ لیا، بعد ازاں صوبوں کو حجاج کی درخواستوں کے حساب سے رقم دی گئیں جنہیں محکمہ کے مطابق حاجیوں کی ویکسی نیشن، ٹریننگ، ادویات وغیرہ پر خرچ کیا گیا۔ اس واقعہ پر باقاعدہ کالم نگار "جاوید چودھری" نے "سود خود وزارت مذہبی امور" کے عنوان سے کالم تحریر کیا۔[60]

۵۔ کرپشن کے الزامات

محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب کی کرپشن کے بارے میں سروے رپورٹس، اخبارات، ٹی وی چینلز بھرے پڑے ہیں۔ بطور مثال چند کیسز پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ ۲۰۱۸ء میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور ان کی تحقیقاتی ٹیم نے پنجاب کی کچھ خانقاہوں کا سروے کیا تو تحقیق سے پتہ چلا کہ فنڈز میں خرد برد وسیع پیمانے پر موجود ہے جسے ختم کرنا اشد ضروری ہے۔[61]

۲۔ محکمہ کے کرپشن کے کیسز سپریم کورٹ آف پاکستان تک پہنچ چکے ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان کے فرانزک آڈٹ کے حکم پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ ۵۷ جگہوں پر واضح مالی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں نیز محکمہ کے اندرپری آڈٹ اور پوسٹ آڈٹ کا نظام سرے سے موجود ہی نہیں ہے اور نہ ہی آمدن اور زائرین پر خرچ کا کوئی واضح طریقہ کار موجود ہے۔[62]

۳۔ شاہ چراغ مسجد لاہور کی تعمیر کے لیے ۲ کروڑ روپے مختص کیے گئے۔ تعمیراتی منصوبے میں گنبد اور مینار بھی شامل تھا۔ حکام کو کام کی تکمیل کی رپورٹ دے دی گئی جبکہ مینار اور گنبد تعمیر نہ ہو سکے، بعد ازاں صوبائی وزیر اوقاف نے اس معاملے کی چھان بین کی اور آفیسرز کی سرزنش کی، تقریباً ۱۶ سے ۲۰ لاکھ روپے کرپشن کی نظر ہوئے۔[63]

۴۔ ۱۲۰۰ کنال اراضی پر قبضہ کے جرم میں زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف عظیم حیات اور مینجر منصور سمیت ۵ اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا اور تحقیقات کے لیے کمیٹی بنا دی گئی۔[64]

۵۔ محکمہ او قاف نے LDA کے ساتھ ملی بھگت کر کے اربوں روپوں کی زمین اونے پونے میں فروخت کر دی، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اپنوں کو نوازنے کے لیے جی۔ او۔ آر لاہور میں او قاف کی زمین ۴۰۰ روپے فی مرلہ کے حساب سے بیچ دی گئی۔[65]

تعلیمی اثرات

محکمہ مذہبی امور و او قاف محکمہ تعلیم کے بعد پنجاب کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔اس میں حصولِ علم کے لیے جتنے چھوٹے بڑے ادارے مصروفِ عمل ہیں وہ کسی اور محکمہ میں نہیں ہیں۔ ذیل میں اداروں کی تعلیمی خدمات پیش کی جاتی ہیں۔[66]

ا۔ مساجد میں تعلیم

مساجد آغازِ اسلام سے ہی علم و عمل کا محور و مرکز رہی ہیں۔ محکمہ او قاف کے زیرِ اہتمام مساجد کے آئمہ کرام اور خطباء کی ڈیوٹیوں میں یہ امور شامل کر دیئے گئے ہیں کہ وہ روزانہ نمازِ فجر کے بعد ایک گھنٹہ تک بچوں کو ناظرہ قرآن مجید اور نماز کی تعلیم دیں گے۔ بچوں کو مکمل نماز، چھے کلمے یاد کرائیں گے اور روزانہ کسی ایک نماز کے وقت نمازیوں کو قرآن و حدیث سے ضروری دینی مسائل کی تعلیم دیں گے۔ یہ کام باقاعدگی سے جاری و ساری ہے[67] اوراس طرح ۵۰۰ سے زائد مساجد ابتدائی دینی تعلیم کو بہتر بنانے میں نہایت ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔

۲۔ مدارس میں تعلیم

مدارس کو دو کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی میں عربی مدارس شامل ہیں جبکہ دوسری کیٹیگری میں مدارس درس نظامی شامل ہیں۔[68] ان مدارس کی کل تعداد ۵۷ ہے۔[69] عربی مدارس میں حفظ و ناظرہ اور تجوید و قراءت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان مدارس میں ''درس حضرت میاں وڈا'' سرِ فہرست ہے جس سے ہر سال درجنوں حفاظ و قراء تیار کیے جاتے ہیں۔[70] جبکہ دیگر عربی مدارس میں مدرسہ تعلیم القرآن مسجد وزیر خاں لاہور، جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ، جامعہ حقانیہ ملتان، مدرسہ سبل الرشاد ننکانہ صاحب اور مدرسہ تعلیم القرآن گوجرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حفظ قرآن اور تجوید و قراءت میں شبانہ روز سرگرمِ عمل ہیں۔[71] دوسری کیٹیگری مدارس درس نظامی کی ہے۔ ان میں جامعہ رحیمیہ مسجد نیلا گنبد سرِ فہرست ہے۔ جس میں فاضل عربی، عالم عربی اور ادیب عربی کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی دیگر منتہی کتب کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔[72] جبکہ دیگر مدارس درس نظامی میں مدرسہ ریاض المسلمین شرقپور، جامعہ عربیہ رحیمیہ لاہور اور جامعہ رحمانیہ ملتان مصروفِ عمل ہیں۔[73]

۳۔ سکولز کی تعلیم

تیسرا نمبر عام نظامِ تعلیم کے مدارس ہیں جنہیں سکول کہا جاتا ہے شیخ الاسلام اسلامک ایجوکیشنل کمپلیکس، فیصل آباد، مدرسۃ البنات وقف یلیینی، جھنگ وقف پرائمری سکول عیسیٰ خیل اور عباس پبلک ہائی سکول بہاولپور شامل ہیں۔[74] جبکہ فنی تعلیم کے اداروں میں Teveta سے الحاق شدہ جامعہ ہجویریہ (لاہور) ہے جس میں ۳۵۰ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کو اپنی تعلیم کے علاوہ کمپیوٹر، حساب داری اور ڈیزائننگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔[75] فنی تعلیم کا دوسرا بڑا ادارہ علی ہجویری دستکاری سکول (لاہور) ہے جس میں ۵۰ طالبات داخل ہیں جو سلائی کڑھائی اور کھانے پکانے جیسے امور کی مفت تربیت حاصل کرتی ہیں۔[76]

۴۔ علماء اکیڈمی لاہور

یہ ادارہ ۱۹۷۰ء کو قائم ہوا۔ دینی اور دنیاوی علوم سے مزین یہ ادارہ بادشاہی مسجد کے احاطہ میں واقع ہے۔ یہ محکمہ او قاف کا سب سے بڑا دینی، علمی اور تربیتی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ زیرِ تربیت علماء کو سائنسی، فنی، قومی اور بین الاقوامی مذہبی تقریبات اور تاریخی

مقامات سے روشناس کرانے کے لیے دستاویزی تصاویر کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ نیز تاریخی، سائنسی اور دیگر اداروں کا مطالعاتی دورہ بھی کرواتا ہے۔[77] ۱۹۷۸ءمیں اس ادارہ کے زیرِ اہتمام "تخصص فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ" کا اجراء ہوا اور بہت سے سکالرز اور طلباء فارغ التحصیل ہوئے۔ بعد ازاں اس ڈگری کو ایم اے (عربی) اور ایم اے اسلامیات کے برابر قرار دلوانے کے لیے University Grants Commission سے خط و کتابت بھی شروع ہوئی۔[78] ادارہ ہذا میں زیرِ تربیت علماء کرام کو ملک پاکستان کے صف اول اساتذہ کرام سے استفادہ کا موقع دیا جاتا ہے۔[79] علماء اکیڈمی میں ائمہ کرام اور خطباء کے ۴۲ کورسز ہو چکے ہیں جن سے تقریباً ایک ہزار آئمہ اور خطباء نے استفادہ کیا ہے۔ اسی طرح مؤذنین کے ۳۵ کورسز منعقد ہو چکے ہیں اور تقریباً ۷۰۰ مؤذنین نے تربیت حاصل کی ہے۔[80]

۵۔ جامعہ ہجویریہ لاہور

یہ ادارہ بھی تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ ہر سال شعبہ حفظ میں ۸ سے ۱۰ طلباء حفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ادارہ تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ امتحانات میں ملک بھر سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کر کے محکمہ اوقاف کا نام روشن کر چکا ہے۔ ادارہ کے طلباء جو بزم سید ہجویر کے تحت تربیت پا رہے ہیں حسن قراءت، نعت اور تقریری مقابلوں میں ضلعی، صوبائی اور قومی سطح پر پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔[81]

۶۔ سیرت اکیڈمی اور قرآن کمپلیکس

یہ دونوں منفرد تعلیمی ادارے اپر مال سکیم نزد (نیپا) لاہور میں واقع ہیں۔ ان منصوبوں کا آغاز ۳جون ۲۰۰۶ء کو ہوا۔ آڈیٹوریم میں ۲۰۰/ افراد کے لیے کانفرنس ہال، قرآن میوزیم اور سیرت لائبریری تعمیر کی گئی ہے۔ قرآنی تعلیمات اور سیرتِ طیبہ ﷺ کے لیے تدریس و تحقیق کے حوالے سے یہ ایک شان دار علمی مرکز سے کم نہیں ہیں جہاں طلباء و طالبات سیرت النبی ﷺ اور قرآنیات میں ایم اے۔ ایم فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔[82]

۷۔ سہ ماہی مجلہ معارف اولیاء کا کردار

محکمہ اوقاف نے اولیائے کرام کی تعلیمات اور دیگر اسلامی موضوعات کی تحقیق کے لیے ایک باقاعدہ سہ ماہی مجلہ متعارف کروایا ہے جسے "مجلہ معارف اولیاء" کا نام دیا گیا ہے۔ مجلہ معارف اولیاء مختصر عرصے میں علمی اور تحقیقی حلقوں میں منفرد مقام حاصل کر چکا ہے۔ اس میں روایتی سہ ماہی مقالات کے علاوہ اس کے کئی خصوصی شمارے بھی شائع ہو چکے ہیں۔[83]

۸۔ شعبہ مطبوعات اور تراجم کتب

تعلیمی نظام کی تعمیر و ترقی کے لیے طباعتِ کتب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب دیگر اسلامی موضوعات پر درجنوں منفرد مستند اور معیاری کتب شائع کر چکا ہے۔ ان کتب میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی کی "تاریخ تصوف"، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی "معارف فریدیہ"، ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی "الحاد مغرب اور ہم"، مناظر احسن گیلانی کی "اسلام و نظام جاگیر داری و زمینداری"، محمد دین فوق کی سوانح عمری حضرت علی بن عثمان ہجویری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[84] تراجم کتب کے سلسلہ میں بھی محکمہ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ ان کتب میں معروف مصری عالم علامہ عبدالرحمٰن الجزیری کی تصنیف "کتاب الفقہ علی المذاھب اربعہ"، امام غزالی کی "المنقذ من الضلال"، امیر حسن علاء سنجری کی "فوائد الفوائد"، شیخ بدرالدین سرہندی کی "حیات القدس"، پیر سید علی ہمدانی کی "کتاب الفتوۃ" اور احمد طٰہ کی "ٹریجڈی آف یروشلم" کا اُردو ترجمہ شامل ہے۔[85]

۹۔لائبریریوں کا قیام

محکمہ اوقاف کا ایک بڑا دینی و علمی کارنامہ صوفی خانقاہوں پر جدید سہولیات سے مزین لائبریریوں کا قیام ہے۔ ان لائبریریوں میں موجود کتب علوم و فنون کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ علماء اکیڈمی لائبریری میں کتب کی تعداد ۳۵۰۰۰، مرکز معارف اولیاء لائبریری میں ۱۰۰۰۰، ایوان صوفیاء لائبریری میں ۸۰۰۰، حضرت میاں میر لائبریری میں ۱۵۰۰، حضرت شاہ کمال لائبریری میں ۱۲۰۰، جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور میں ۱۲۰۰ اور جامعہ مسجد اہلِ حدیث کھڈیاں خاص میں ۱۰۰۰ کتب موجود ہیں۔[86] دیگر لائبریریوں میں لائبریری شاہی مسجد چنیوٹ، لائبریری بی بی پاکدامناں، لائبریری جامع مسجد لانگریاں گوجرانوالہ، لائبریری حضرت پیر سید وارث شاہ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[87]

درج بالا تمام لائبریریوں میں "علماء اکیڈمی لائبریری" بادشاہی مسجد سرِفہرست ہے۔ جس کا دورہ کرنے والے اکابر علماء اور سکالرز میں وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی، شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ الزائد، جامعہ الازہر مصر سے الدکتور محمد بن عبد الرحمٰن بیصار، امام کعبہ شیخ محمد بن عبد اللہ سبیل، رکن مجلس شوریٰ ایران الحاج سید حسین موسوی خراسانی، یوگوسلاویہ کے مفتی اعظم الشیخ محمد یوسف، جمہوریہ الجزائر کے سفیر الشیخ توفیق المدنی، وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، انگلینڈ یونیورسٹی سے مسٹر جون ہیوڈ اور پیرس (فرانس) سے عالم اسلام کے عظیم محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[88]

۱۰۔ تحقیقی کاوشیں

محکمہ اوقاف نے علمی و تحقیقی کام کے لیے ایک باقاعدہ ادارہ قائم کیا ہے جسے "مرکز معارف اولیاء" کے نام سے جانا جاتا ہے۔[89] اس میں تحقیقی امور کی انجام دہی کے لیے کئی ذیلی شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ مثلاً شعبہ تحقیق، مجلہ سیکشن، لائبریری وغیرہ۔[90] لائبریری میں باقاعدہ چھ نشستیں تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے مختص کی گئی ہیں جہاں محققین کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جاتی ہے۔[91] نیز تحقیقی کاموں کی نگرانی کے لیے باقاعدہ مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی جو تحقیقی کام کے موضوعات، تحقیق کی مدت، محققین کے تقرر اور شرح اعزازیہ وغیرہ کے معاملات طے کرتی ہے۔[92] محکمہ ہذا نے قلیل عرصے میں قومی اور بین الاقوامی معیار کے مقالہ نگار پیدا کیے ہیں۔ چند مقالہ نگاروں کا تذکرہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ریاض احمد نے "اسلامی قانون شہادت اور عورت" کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیرِ نگرانی اپنا مقالہ تحریر کیا۔

☆ سعید اللہ سیالکوٹی نے "امام ابو جعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ" کے عنوان پر ڈاکٹر خالد علوی کے زیرِ نگرانی اپنا مقالہ تحریر کیا۔

☆ عزیز الرحمٰن نے "ثبوت رحم" کے عنوان پر مولانا سید محمد متین ہاشمی کے زیرِ نگرانی اپنا مقالہ تحریر کیا۔

☆ محمد اقبال حسین نے "معاشرتی بہبود کا اسلامی تصور" کے عنوان پر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی (شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی) کے زیرِ نگرانی مکمل کیا۔

☆ رحمت اللہ ارشد نے "مزارعت اسلامی نقطہ نظر سے" کے عنوان پر ڈاکٹر ضیاء الحق (ریڈر ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد) کے زیرِ نگرانی مکمل کیا۔[93]

تعلیمی اثرات پر تنقیدی نظر

مقالہ نگار کے ذاتی مشاہدہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ محکمہ تعلیم اوقاف میں چند واضح خامیاں اور کمزوریاں موجود ہیں جنہیں دور کرنا بہت ضروری ہے۔

☆ محکمہ اوقاف کا تعلیمی نظام روایتی تعلیمی اداروں کی طرح ہے اس میں وہ انقلابی تبدیلیاں نہیں لائی جاسکیں جن کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔

☆ مدارس میں درس نظامی کی کمی موجود ہے۔ ۲۴/ اداروں کے سروے میں میں ایک میں درس نظامی، ۱۳ میں حفظ قرآن اور ۱۰ میں صرف ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔

☆ مدارس میں اساتذہ اور درجہ چہارم کے ملازمین کی بہت سی آسامیاں خالی ہیں لہٰذا اسٹاف کی یہ کمی تعلیمی نظام پر براہِ راست اثر انداز ہو رہی ہے۔

☆ تعلیمی نصاب کو نئے سرے سے تشکیل دینا ضروری ہے۔ موجودہ نصاب عصرِ حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کے لیے موزوں نہیں ہے۔

☆ عصری تعلیم کے اداروں (سکولز) میں سائنس لیبارٹریوں اور کمپیوٹر لیب کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔

حاصل کلام

☆ محکمہ مذہبی امور و اوقاف کے زیرِ اہتمام دینی اداروں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور استحکامِ دین کے لیے خوش آئند ہے۔

☆ صوفیاء کی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچانے میں مدد ملی ہے۔

☆ امام، خطباء اور مؤذنین کے تربیتی کورسز کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔

☆ خانقاہوں کے انتظامی امور میں بہتری آرہی ہے۔

☆ مسلکی کشیدگی کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

☆ تعلیم، صحت، رہائش، کھانا اور مستحق بچیوں کی شادی میں محکمہ کے تعاون کی وجہ سے عوام الناس کی مالی مشکلات کا بوجھ نسبتاً کم ہوا ہے۔

☆ شعبہ تبلیغ و تربیت فعال کردار ادا کرنے میں خاطر خواہ نتائج نہیں دے سکا۔

☆ مدارس کے فاضلین (حفاظ اور درس نظامی) کی تعداد حوصلہ افزا نہیں ہے۔

☆ کچھ مقامات پر فنڈز میں ہیرا پھیری موجود ہے۔

☆ آمدن بڑھ رہی ہے۔ روحانیت کم ہو رہی ہے، خانقاہی نظام زوال کی طرف گامزن ہے۔

References

[1] Dr. Ḥusain Muḥyd Al-Dīn, Islām Men Khalq kā Taṣawar (Minhāj al-Qurān Printers, 2018AD), 63.

[2] Dr. Rubīnah Tarīn, Multān Kī Adbī-o-Tehzībī Zindgī men Ṣofiyāh kā Ḥiṣah (Lahore: Ḥājī Ḥanīf and Sons Printing Press, 2011AD), 46.

[3]https://www/.researchgate.net, retrived on 07-06-2019

[4] Dr. Imtiāz Aḥmad, Silsilah Qādriyah K Chand Mamtāz ʻUlmā-e-Lahore (Faislabad: Al-Baghdād Printers, 2007AD), 188-189.

[5] Ghāfar Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen (Lahore: Fiction Hāos, 2014AD), 11.

[6] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 13.

[7] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 15.

[8] Dr. Ẓahūr Aḥmad Aẓhar, Buzugān Silsilah Naqashbandīyah Mujadidya (Faislabad: Al-Baghdād Printers, 2008AD), 80-88.

[9] John A Subhan, Sufism its saints & Shrienes (Ḥazrat Ganj: Lucknow Publishing house, 1938), 136-143.
[10] A'jāz Al-Ḥaq Qudūsī, Tazkrah Ṣufiyāy Punjab (Karachi: Slamān Accadmey, 1962AD), 38.
[11] Prof. Dr. Amān Ullah Bhaṭī, Islām aur Khānqāhī Nizām (Lahore: Dār al-Islām, 2008AD), 68.
[12] Bahsīr Ḥusain Nāzam, Auliyā-e-Multan (Lahore: Sang Mīl Publications, 2005AD), 66.
[13] Ghāfir Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Dargāhen, 10.
[14] Dr. Tāhir al-Qādrī, M'āraf Aulyā (Lahore: Minhaj Publishers, 2009), 7, 8.
[15] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 22, 23.
[16] http://en.m.wikipedia.org.wiki/Zulfiqar Ali Bhutto retrieved on : 11-03-2020.
[17] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 27.
[18] Muhammad Mumtāz Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan (Lahore: 'Umer Law Book House), 1-80.
[19] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7.
[20] Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan, 82.
[21] Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan , 82-84.
[22] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7/7.
[23] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7.
[24] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 27, 28.
[25] Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan , 29.
[26] Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan , 83.
[27] Farīdī, The Mannual of Waqf Laws in Pakistan , 84.
[28] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 30.
[29] Qādrī, M'āraf Aulyā, 9.
[30] Javed Shukat, Interview, 25 July, 2019, 10:00am.
[31] Qādrī, M'āraf Aulyā, 9.
[32] Qādrī, M'āraf Aulyā, 9.
[33] Syad Muhammad Fazal Ullah Shāh Bukhārī, Interview, 13 Junary, 2022.
[34] Bukhārī, Interview.
[35] Qādrī, M'āraf Aulyā, 26.
[36] Bukhārī, Interview.
[37] Qādrī, M'āraf Aulyā, 32.
[38] Bukhārī, Interview.
[39] Qādrī, M'āraf Aulyā, 21.
[40] Bukhārī, Interview.
[41] Qādrī, M'āraf Aulyā, 21.
[42] Bukhārī, Interview.
[43] Qādrī, M'āraf Aulyā, 20.
[44] Dr. Ḥusain Mohyuddīn Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 79.
[45] http://www.cmpunjab.gov.pk/occ/ui/online complaints. aspx retrived on 19-12-2019
[46] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 80.
[47] http://www.cmpunjab.gov.pk. Retrived on 19-12-2019
[48] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 83.
[49] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 85.
[50] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 78.

[51] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur,82.
[52] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 86, 87.
[53] Qādrī, M'āraf Aulyā, 15.
[54] Qādrī, M'āraf Aulyā, 27.
[55] Qādrī, M'āraf Aulyā, 16.
[56] International Taṣwuf Conference, October, 2019 at Jamia Masjid Shaikh Alī Hajwerī.
[57] Self Sarwy 12 July, 2020.
[58] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 44, 70.
[59]https://en.dailypakistan.com.pk retrived on 12-09-2022.
https://www.aaj.tv retrived on 12-09-2021.
[60] Javed Chudrī, Colom, Roznama Express Lahore, 12 December, 2019.
[61] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 88.
[62] Qazī Nadīm Iqbāl,92News, 18 December, 2018.
[63] Aḥmad Qureshī, Nai Bāt Digital, 30 December, 2020.
[64] CT42, 2 September, 2016.
[65]CT42, 2 September, 2016.
[66] T'āruf 'Ulmā Accademy (Punjab: Mehkma Auqāf, 1982AD), 35, 36.
[67] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7, 18.
[68] T'āruf 'Ulmā Accademy, 35.
[69] Qādrī, M'āraf Aulyā, 11, 14.
[70] Allah Ditah, Interview, Lahore, 12 September, 2020 at 10:00am.
[71] T'āruf 'Ulmā Accademy, 36.
[72] T'āruf 'Ulmā Accademy, 35.
[73] T'āruf 'Ulmā Accademy, 36.
[74] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 79.
[75] Qādrī, Islām Men Khidmat Khalq kā Taṣwur, 79.
[76] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7.
[77] T'āruf 'Ulmā Accademy, 19.
[78] Qādrī, M'āraf Aulyā, 12, 13.
[79] T'āruf 'Ulmā Accademy, 19, 20.
[80] Muhammad Ramzan, Interview, Lahore, 16 July, 2021 at 10:00am.
[81] Qādrī, M'āraf Aulyā, 19, 20.
[82] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7.
[83] Qādrī, M'āraf Aulyā, 16.
[84] T'āruf 'Ulmā Accademy, 32, 33.
[85] T'āruf 'Ulmā Accademy, 33.
[86] Library Biltīn,Ulmā Accademy Lahore, 2007.
[87] T'āruf 'Ulmā Accademy, 7.
[88] T'āruf 'Ulmā Accademy, 30.
[89] T'āruf 'Ulmā Accademy, 38.
[90] Qādrī, M'āraf Aulyā, 7, 15.
[91] Shehzād, Punjab Men Ṣūfī Drgāhen, 91.
[92] T'āruf 'Ulmā Accademy, 39.
[93] T'āruf 'Ulmā Accademy, 21-23.